سوال

(165)اجتماعی دعا کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دعا کے متعلق درج ذیل سوالات کا جواب مطلوب ہے، (۱) فرض نماز یا نماز جمعہ کے بعد اگر کوئی کہہ دے کہ مریضوں کے لیے دعا کریں تو کیا اس وقت اجتماعی دعا کرنا جائز ہے۔ (۲) دعا کے آخر میں رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۱ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھنا سنت سے ثابت ہے؟ (۳) دعا کے بعد ہاتھوں کو منہ پھیرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اجتماعی دعا کی حیثیت بیان کرنے سے قبل ہم ایک اصولی بات بیان کرتے ہیں کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ضروری بھی ہو اور اسے کرنے کے لیے کوئی رکاوٹ بھی موجود نہ ہو، اس کے باوجود پورے عہد نبوت میں اسے کوئی نہ کرے مگر اس طرح کا کام اگر کوئی ہمیشہ کرے اور دوسروں کو اس کی دعوت دے تو بلاشبہ یہ عمل بدعت کے زمرہ میں شمار ہوگا، ایک اور بات بھی قارئین کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ فرض نماز ایک الگ عبادت ہے اور ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا ایک الگ عبادت ہے اور جب کسی شرعی دلیل کے بغیر دو الگ الگ عبادتوں کو ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ ہمیشہ ایک ساتھ ادا کیا جائے کہ دونوں ایک دوسرے کا حصہ معلوم ہوں اور جو شخص ان عبادات کو مروجہ طریقہ کے مطابق ادا نہ کرے اسے برا بھلا کہا جائے تو ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں ہوگا کیونکہ جب مختلف عبادات کو اپنی مرضی سے یکجا کر کے ایک نیا طریقہ رائج کیا جائے گا تو یہ سنت نہیں بلکہ بدعت ہو جائے گا، اس وضاحت کے بعد ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی موقع کی سنت کے ساتھ ایک اور سنت آملے تو ایسے حالات میں دونوں سنتوں کو بجا لانا درست ہے مثلاً فرض نماز سے فراغت کے بعد لوگ مسنون اذکار کی ادائیگی میں مصروف ہیں اچانک کسی نے کہا کہ بیماروں کے لیے دعا کریں تو کسی کے مطالبے پر دعا کرنا بھی سنت ہے۔ لہٰذا ایسے حالات میں دعا کرنا جائز ہے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ میں مصروف تھے ایک آدمی نے بارش کے لیے دعا کرنے کی اپیل کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ چھوڑ کر ہاتھ اٹھائے، آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی ہاتھ اٹھائے، آپ نے بارش کے لیے اجتماعی دعا فرمائی۔ [1]

لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ اجتماعی دعا کے عمل کو جاری رکھنے کے لیے دعا شفا کی اپیل کرنے والوں کی ڈیوٹیاں لگا دی جائیں کہ فلاں نماز کے بعد فلاں آدمی نے دعا کی اپیل کرنی ہے تاکہ اجتماعی دعا کا عمل جاری رہے اور اس میں انقطاع نہ آئے، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی امام اس سازش کو بھانپ کر دعا نہیں کرتا تو اسے دعا کا منکر نہیں کہنا چاہیے بلکہ ہمیں اپنے کردار پر نظر ثانی کرنی چاہیے، بہر حال ہم لوگ اس سلسلہ میں افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ اس سے اجتناب کرنا انتہائی ضروری ہے۔

دعا کے اختتام پر رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۱ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کے الفاظ ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہیں اور نہ ہی ان الفاظ کے پڑھنے کو سنت کا درجہ دیا جائے، دراصل حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جب بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو انہوں نے ان الفاظ سے دعا کی تھی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ [2]

’’اے پروردگار! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرمالے، بلاشبہ تو ہی سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔‘‘

اگر کوئی دعا کرنے کے بعد ان الفاظ کو اس لیے پڑھتا ہے کہ ا تعالیٰ سے قبولیت دعا کی اپیل کی جائے تو اس کی گنجائش ہے لیکن اس پر دوام اور استمرار درست نہیں کیونکہ سننے والوں کو یہ وہم ہو گا کہ شاید ایسا کرنا مسنون ہے اور دعا کا ایک حصہ ہے، بہر حال اگر اسے سنت خیال نہ کیا جائے تو ان قرآنی الفاظ کو دعا کے اختتام پر پڑھنے کا جواز ہے۔

دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا ایک عمل ہے اور یہ عمل صحیح سنت سے ثابت نہیں ہے، اس کے متعلق حضرت عبدا بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی جاتی ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔‘‘ [3] امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

’’یہ حدیث کئی ایک اسناد سے مروی ہے، اس کے تمام طرق بے اصل اور انتہائی کمزور ہیں، یہ سند کچھ بہتر ہے لیکن یہ بھی ضعیف ہے۔‘‘ [4]

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ضعف کا سبب بایں طور پر بیان کیا ہے کہ اس سند میں ایک راوی ہے جس کا نام نہیں بیان ہوا اگرچہ ابن ماجہ کی روایت میں صراحت ہے کہ وہ صالح بن سمان ہے لیکن یہ بھی انتہائی ضعیف ہیں۔ اس بنا پر اضافہ منکر ہے اور اس کا ابھی تک کوئی شاہد یا متابع نہیں مل سکا۔ اسی بنا پر علامہ عز بن عبدالسلام نے کہا ہے ’’دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ صرف جاہل پھیرتا ہے۔‘‘ [5] علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے متعلق ایک دو حدیثیں مروی ہیں جو قابل حجت نہیں ہیں۔ [6] بہر حال چہرے پر ہاتھ پھیرنے والی روایات صحیح نہیں ہیں۔ وا اعلم

---

[1] صحیح بخاری، الاستسقاء: ۱۰۲۹۔

[2] ۲/البقرہ: ۱۲۷۔

[3] ابوداود، الوتر: ۱۴۸۵

[4] ابوداود: ۱۴۸۵۔

[5] الاحادیث الصحیحہ: ۵۹۵۔

[6] مجموع الفتاویٰ، ۵۱۴، ج ۲۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 161

محدث فتویٰ